مطبوعات

تفسیر ایوبی | مصنف : علامہ حافظ محمد ایوب صاحب دہلوی۔
جلد اوّل و دوم | شائع کردہ : مکتبہ رازی ۴۰-۱۶ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی
قیمت : درج نہیں ہے۔

حکیم محمد سعید دہلوی (ہمدرد ٹرسٹ) کے بقول علامہ صاحب ہمدرد منزل میں دس گیارہ سال تک درسِ قرآنِ مجید دیتے رہے، جس میں علماء و فضلاء، اساتذہ و حکماء شریک ہوتے تھے۔ علامہ موصوف علومِ اسلامیہ، منطق و فلسفہ اور زبان و کلام پر حیرت انگیز قدرت رکھتے تھے۔ وہ صبح دلّی یونیورسٹی میں درسِ قرآن دیتے اور شام کو کندھوں پر کپڑوں کے تھان رکھ کر گلی گلی فروخت کر کے روزی کماتے تھے۔ (جلد دوم ص ۸-۷)

تفسیر ایوبی اسی مرد درویش کی تفسیری کاوشوں کا مجموعہ ہے۔ اس تفسیر کا پہلا حصّہ تعوّذ، تسمیہ اور سورۂ فاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ جو ۲۶۲ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ دوسرے حصہ میں سورۂ البقرہ کے پہلے رکوع کی تفسیر ہے، جو ۱۵۹ صفحات گھیرے ہوئے ہے۔ علامہ موصوف نے اپنی تفسیر میں ہر پہلو پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ بعض مقامات پر دلچسپ نکات اُٹھائے گئے ہیں۔ اور ہر آیت کے تقریباً تمام متعلقہ موضوعات پر کلام کیا گیا ہے۔ مثلاً تعوّذ (اعوذ باللہ) کی تشریح فرماتے ہوئے "وجوب و عدمِ وجوبِ استعاذہ"، "الفاظِ استعاذہ" اور "استعاذہ در نماز" پر بھی اطمینان بخش بحث فرمائی گئی ہے۔ پھر استعاذہ کی ضرورت اہمیت، جن و شیطان کی حقیقت، اور جبر و قدر پر بھی قلم اُٹھایا گیا ہے۔

حصّہ دوم میں حروفِ مقطعات پر بحث کافی دلچسپ ہے اور جو لوگ حروفِ مقطعات کے معنی تلاش کرنے پر بہت اصرار کرتے ہیں ان کے نظریہ کی خامی کو مُسکت دلائل سے ردّ فرمایا گیا ہے، الکتاب کیا ہے؟ ہدایت کیا ہے؟ متقین کون ہیں؟ ایمان بالغیب کا مفہوم کیا ہے؟ رزق کا اطلاق کن کن چیزوں پر ہوتا ہے؟ ان سوالات کے تفصیلی جوابات دیے گئے ہیں۔

کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ موصوف عقلی و نقلی علوم پر کافی دسترس رکھتے تھے۔ اور مذاہب باطلہ کے عقائد و افکار کا گہرا مطالعہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جابجا معتزلہ، جبریہ اور قدریہ کے مذاہب کی لغویت کو واضح کیا گیا ہے۔ البتہ کلامی مباحث بعض مقامات پر اتنے طویل ہو گئے ہیں کہ قاری کی توجہ اصل موضوع سے ہٹ جاتی ہے۔ مجموعی طور پر کتاب معلومات افزا اور دلچسپ ہے۔

کتاب میں کہیں کہیں املا کی غلطیاں بھی نظر آتی ہیں۔ مثلاً:

حصہ اول ص۱۳ پر ینزغنك کی جگہ بنزغنك چھپ گیا ہے اور من المس کی جگہ من املس چھپ گیا ہے۔ ص۳۹ پر ففروا الی اللہ کی جگہ ففروا الی اللہ چھپ گیا ہے۔

حصہ دوم ص۲۵ پر ھی اقوم غلط طور پر ھی اقوام چھپ گیا ہے۔ اسی صفحہ پر اللہ نزل کی جگہ اللہ تنزل چھپ گیا ہے۔

کتاب زیرِ تبصرہ کے شروع میں فہرست نہ ہونے کی وجہ سے مختلف مباحث کی تلاش میں بہت دقت پیش آتی ہے۔ نیز اگر کتاب کے طویل مباحث میں ذیلی عنوانات بھی قائم کر دیے جاتے تو بہت بہتر ہوتا۔ اُمید کی جا سکتی ہے کہ نقشِ ثانی میں ان خامیوں کی طرف خصوصی توجہ دی جائے گی۔

طنزیات و مقالات
سید محفوظ علی بدایونی

مؤلف: محمد محی الدین بدایونی
ناشر: انجمن ترقی اُردو، کراچی
صفحات: ۶۰۰ ۔ پیپر بیک ۔ کتابت طباعت ۔ اچھی۔
قیمت: بائیس روپے

سید محفوظ علی بدایونی ایک صدی قبل کی ایک سربرآوردہ شخصیت تھے جنہوں نے "مولانا محمد علی جوہر کی ذہنی تربیت میں نمایاں حصہ لیا" "خواجہ حسن نظامی ان کا وظیفہ پڑھتے تھے"، "علامہ اقبال ان کے مداح تھے" اور طنز و مزاح میں ان کا اپنا اسلوب اور بلند مقام تھا۔ لیکن بوجوہ وہ فرضی ناموں سے لکھتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اتنی بڑی شخصیت گوشہ گمنامی میں جا پڑی اور آہستہ آہستہ ذہنوں سے اُترتی گئی۔ ۱۹۵۶ء میں بابائے اُردو نے "مضامین محفوظ علی" شائع کر کے اس شخصیت کو اس کا جائز مقام دلانے کی کوشش کی مگر اصل اور حقیقی کوشش موجودہ صورت میں ہوئی ہے۔ اگرچہ موجودہ تالیف کی ترتیب تھوڑی سی اُلجھن میں ڈالتی ہے۔

مثلاً اگر تالیف کا عنوان ہوتا "سید محفوظ علی بدایونی ــ شخصیت اور ادب" اور ترتیب بھی اسی اعتبار سے ہوتی تو یہ اُلجھن دُور ہو جاتی ۔ بہر حال موجودہ صورت میں بھی یہ کام بحُسن و خوبی ہوا ہے اور ہم ایک صدی قبل کی اِس قد آور شخصیت کو نہ صرف یہ کہ سمجھ جاتے ہیں بلکہ اُن کے علمی، ادبی کارناموں کو بھی ایک نظر دیکھ لیتے ہیں نیز گذشتہ صدی کی سرگرم زندگی اور بڑی بڑی شخصیات کی ایک جھلک بھی ہمارے سامنے آجاتی ہے ۔

زیرِ نظر تالیف یقیناً ایک کارنامہ ہے جس کے لیے مؤلف مبارک باد کے مستحق ہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ اُردو ادب کے دلدادہ اِس تالیف سے کماحقہ استفادہ کریں گے ۔

کلامِ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ | مرتبہ : محمد خالد سیف ۔

شائع کردہ : طارق اکیڈمی ۔ سٹریٹ ۳ ۔ جھنگ بازار ۔ لائل پور ۔

مطبوعہ : اُردو ڈائجسٹ پرنٹرز، لاہور ۔

ضخامت : ۸۰ صفحات ۔ قیمت : چار روپے پچیس پیسے ۔

فاضل مرتب نے کلامِ امامؒ کو نہ صرف محفوظ کیا ہے بلکہ اسے بجا طور پر اُردو کے کلاسیکی ادب میں اضافہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ طلبہ اور محققین اس کی لسانی و فنی خصوصیات کو حکیم مومن خاں مومن دہلوی کی مشہور "مثنوی جہاد" کے لسانی و فنی محاسن کے بالمقابل رکھ کر بہت کچھ مفید مطلب نتائج اخذ کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں ممتاز نقاد اور دانشور ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب کا تعارفی مقالہ ایک تحقیقی مقدمہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے خاصی رہنمائی حاصل ہو سکتی ہے ۔

مجموعی حیثیت سے کتاب قابلِ قدر ہے ۔ خوش رنگ و دیدہ زیب سرورق کے ساتھ عُمدہ کاغذ پر شائع ہوئی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ نقول کی تسوید کرتے وقت کچھ فنی تسامحات باقی رہ گئے ہیں (مثلاً "یاں" اور "واں" کو جگہ جگہ "یہاں" اور "وہاں" ہی لکھا گیا ہے جو تقطیع شعر کے مطابق نہیں ۔ کتابت میں بھی متعدد اغلاط اصلاح طلب ہیں ۔